اصلی جو کرم ہین اُسپر قاعدہ مذکور جاری کیا تو اکرام ہوا لیکن یہان تین قاعدونکا یاد رکھنا چاہئے۔ اوّل یہہ کہ اگر کسی مصدر مجرّد مین فٓ کلمہ واد ہو گا تو وہ اس مصدر مین ی ہو جاویگا جیسے وزن سے ایزان اور وفا سے ایفا۔

دوّم اگر عین کلمہ واو یا ی ہو گا تو اس مصدر مین حذف ہو جاویگا اور اُسکے عوض آخر مین تٓ زیادہ کیجاوے گی جیسے عون سے اعانت بجائے اعوان کے اور قیام سے اقامت بجائے اقیام کے۔ سوم اگر لام کلمہ مین واد یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ہمزہ سے بدل جاویگی کیونکہ الف کے بعد واقع ہوگی اور اس ہمزہ کا حال اوپر گذر چکا ہے کہ فارسی والے بدون اضافت کے اسکو لکھتے نہین جیسے عفو سے اعفا فائدہ ثلاثی مجرد کو اس مصدر مین لانے سے اکثر متعدی کیا کرتے ہین مثلاً کرامت کے معنے تھے بزرگ ہونا جب اوسکو افعال مین لاکر اکرام کیا تو معنے ہوئے بزرگ کرنا۔

دوسرا مصدر استفعال بکسر الف و تا سکون سین و فا جیسے عمل سے استعمال اور حکم سے استحکام اس مصدر مین دو الف اور سین اور تٓ زیادہ ہین مصدر اول کے تینون قاعدے اس مصدر مین بھی جاری رہینگے اول کی مثال وزن سے استیزان دوم کی مثال عون سے استعانت اور قیام سے استقامت سوم کی مثال عفو سے استعفا اس مصدر کے معنی مین اکثر سوال کے معنی پائے جاتے ہین جیسے عفو کے معنے معاف کرنا اور استعفا کے معنے طلب عفو کی کرنا تنبیہ اس مصدر کی تٓ کا کسرہ تلفظ مین خوب صاف پڑھنا چاہئے ناواقف اکثر فتحہ پڑھا کرتے ہین۔

تیسرا مصدر انفعال ہے بکسر الف و فا و سکون نون۔ اس مصدر مین دو الف اور نون زیادہ ہین اور ف کے کسرہ کو اس مصدر مین مبتدی خوب ادا کرے جیسے کسر سے انکسار اور کشف سے انکشاف اور قاعدۂ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری ہے جیسے طفی سے انطفا اور یہہ مصدر ہمیشہ لازم آتا ہے۔

چوتھا مصدر افتعال ہے کہ مجرد کے اول مین ہمزہ مکسور اور بعد ف کے ت مکسور اور بعد عین کے الف داخل کرنے سے بنتا ہے جیسے شغل سے اشتغال اور قدر سے اقتدار اس مصدر کے تلفظ مین ت کا کسرہ خوب صاف پڑھنا چاہیے ناواقف اکثر ت کو فتحہ پڑھتے ہین یا موقوف پڑھتے ہین اور سوا اسکے تین قاعدونکا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اول یہہ کہ ف کلمہ کی جگہہ مجرد مین اگر واو یا ی ہوگی تو وہ اس مصدر مین ت سے بدل ہو کر ت زائد مین ادغام کرکے پڑھی جاویگی جیسے وحدت سے اتحاد اور یقین سے اتقان۔ دوسرے یہہ کہ اگر مجرد مین ف کلمہ کی جگہہ ص یا ض ہوگا تو اس صورت مین ت اس مصدر کے ط سے بدل جاوے گی جیسے صبر سے اصطبار اور ضرب سے اضطراب اور اگر دال ہوگی تو ت کو دال کرکے اول دال مین ادغام کرینگے جیسے دعوے سے ادعا۔ تیسرے یہہ کہ قاعدۂ سوم مصدر اول کا اس مصدر مین بھی جاری رہیگا جیسے بغی سے ابتغا اور شہوت سے اشتہا۔

فائدہ یہہ مصدر اکثر حصول کے معنی کے واسطے آتا ہے جیسے اقتدار قدرت حاصل کرنا اور اصطبار صبر حاصل کرنا۔

اور اصطبار صبر حاصل کرنا ۔

پانچوان مصدر تَفَعُّل ہے بفتحہ تا و فا و تشدید عین مضموم کہ اس مین تَ اور ایک عین زیادہ ہے اس مصدر کے تلفظ مین عین کے پیش کا بہت خیال رکھنا چاہیے اور سوا اسکے ایک قاعدہ کا لحاظ اور بھی ضرور ہے یعنی جبکہ بجاے لام کلمہ کے مجرد مین واو یا یَ ہوگی تو عین کلمہ مکسور پڑھا جاویگا اور واو بھی ی سے بدل جاوے گی جیسے شکوہ سے تَشَکّی اور جلوہ سے تَجَلّی اور کبھی فارسی والے اس ی کو الف پڑھتے ہین جیسے تمنی کو تمنا کہتے ہین اور یہہ مصدر تبکلف کسی چیز کے اظہار کرنے کو آتا ہے جیسے تمرض یعنی تبکلف مرض ظاہر کرنا اور کبھی تھوڑے تھوڑے کے واسطے بھی آتا ہے جیسے تجرّع یعنے تھوڑا تھوڑا پینا ۔

چھٹا مصدر تفاعل ہے اس مین اور پانچوین مصدر مین صرف اتنا فرق ہے کہ وہان ابعدف کے عین زبان سے نکلتا تھا اور یہان الف زائد ہے اور جو قاعدہ وہان لکھا گیا ہے وہی یہان بھی خیال رکھنا چاہیے یعنے اگر لام کلمہ واو اور یا ہوگا تو عین کو پیش ہوگا جیسے نسبت سے تناسب ورنہ کسرہ ہوگا جیسے دعوی سے تداعی اور فارسی والے اس ی کو الف سے بھی بدل کر لیتے ہین جیسے تقاضی کو تقاضا کہتے ہین اور یہہ مصدر شرکت کیواسطے آتا ہے جیسے تقابل ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اور کبھی تکلف کیواسطے بھی آتا ہے جیسے تجاہل یعنے تکلف جاہل بنجانا ۔

ساتوان مصدر مفاعلت بضم میم و فتحہ حروف اصلی اور حروف

زائد اس مین میم اور الف اور ت ہین اس مصدر کی میم کا ضمہ اور عین کا فتحہ تلفظ مین قابل لحاظ کے ہے اور ت اس مصدر کی کبھی دراز لکھتے ہین جیسے مناسبت اور موافقت اور کبھی گول بشکل ہائے مختفی لکھتے ہین جیسے مقابلہ اور معاملہ اور کلیہ یہہ ہے کہ جو لفظ اردو مین مونث بولا جاتا ہے اور اس مصدر کے وزن پر ہے اس مین لنبی ت لکھتے ہین ورنہ چھوٹی جیسا کہ مثالون سے معلوم ہوا اور یہہ مصدر کبھی فعال بکسر فا کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے مقاتلہ اور قتال اور جدال اور اس مصدر مین ایک قاعدہ کا لحاظ ضرور ہے یعنے اگر مجرد مین لام کلمہ واو یا ی ہو تو وہ اس مصدر مین الف پڑھا جاوے گا جیسے رعایت سے مراعات اور لقیا سے ملاقات اور یہہ مصدر شرکت کے واسطے آتا ہے جیسے مقاتلہ آپس مین لڑنا اور مقابلہ ایکدوسرے کے سامنے ہونا ہے۔

آٹھوان مصدر تفعیل ہے بفتحہ تا و سکون فا و کسر عین اور اس مین ت اول مین اور ی معروف بعد عین کے زائد ہین جیسے صورت سے تصویر اور کرامت سے تکریم اور کبھی اس مصدر کی ی کو دور کرکے آخر مین ہائے مختفی زیادہ کرتے ہین جیسے ذکر سے تذکیر اور تذکرہ۔ اس دوسرے وزن مین خیال ف کے سکون اور عین کے کسرہ کا بہت ضرور ہے اور یہہ وزن خاص اُسوقت ضرور ہوتا ہے جبکہ آخر مین مجرد کی واو یا ی ہو جیسے حکایت سے تحکیہ اور یہہ مصدر بروزن تفعال بھی آتا ہو جیسے تکرار اور تعداد وغیرہ اور یہہ مصدر متعدی کرنے کے واسطے اکثر آتا ہے

جیسے کرامت بزرگ ہونا اور تکریم بزرگ کرنا ۔
اور رباعی مجرد کا مصدر ایک ہے وزن اُسکا فعللہ بفتحہ فا و سکون عین و فتحہ ہر دو لام
جیسے ترجمہ بفتحہ جیم ۔ اسمین آخر کو تو زیادہ ہوتی ہے اور چار حرف اصلی ہوتے
ہین اور اکثر اوس کے مصدر مضاعف یعنی دو حرف مکرر ہے بنی ہوئے
آتے ہین جیسے سلسلہ کہ سین بھی دو بار ہی اور لام بھی دو بار اور زلزلہ اس
مصدر مین لام اول کے فتحہ کا خیال زیادہ چاہیئے اور رباعی مزید کا بھی ایک
ہی وزن بہت مستعمل ہے یعنی تفعلل بفتحہ تائے زائدہ و فا و سکون عین و ضمہ
لام اول جیسی تسلسل اور تزلزل اور تذبذب وغیرہ اب اِن مصدرون
کے اسماء مشتقات کو سنا چاہیئے کہ سوائے اسم فاعل اور اسم مفعول
کے اور کوئی مشتق انسے نہین آتا بلکہ اسم مفعول ہی حاصل مصدر اور
ظرف اور آلہ کے معنون مین مستعمل ہی اور طور بنانے اسم فاعل اور اسم
مفعول کا یکسان ہی پس جن چار مصدرون کے اول مین الف مکسور تھا اُنکا
اگر اسم فاعل بناوین تو دونون الف کو گرا کر میم مضموم اول مین لگانا چاہیے اور
عین کلمہ نو لام کے ساتھہ کسرہ سے ملانا چاہیے اور اوس سے پہلے جو حرف
متحرک ہوا وسکو فتحہ دینا چاہیے مثلاً افعال مین جب دونون الف کو گرایا اور عین
کو کسرہ دیا اور میم مضموم اول مین لگایا تو مُفعِل ہوگیا یہی اسم فاعل ہے جیسی
انصاف سے منصف اور اجرام سے مجرم اور افتعال مین سے دونون الف گرا کر میم
مضموم اول مین لگایا اور عین کو کسرہ دیا اور عین سے پہلے ت متحرک تھی اوسکو
فتحہ دیا تو ۔ مفتعل ہوا جیسے انتظام سے منتظم اور ارتھان سے مرتھن اسی طرح

انفعال مین ف کو فتحہ دینا ہوگا اور استفعال مین ت کو اور اسم فاعل منفعل
اور مستفعل ہون گے جیسے انصرام سے منصرم اور استحکام سے مستحکم اور اگر
عین کلمہ کو فتحہ پڑھا جاوے تو یہی صیغے اسم مفعول کے ہو جاوین گے جیسے
محکم اور مستحکم اور مقتضی اور مصدر انفعال چونکہ لازم ہی اُسکا اسم مفعول
نہیں آتا اب یہان تین قاعدونکا یاد رکھنا ضرور ہے اول یہہ کہ اگر مجرد مین عین
کلمہ حرف علت ہوگا تو وہ مصدر افعال اور استفعال کے اسم فاعل مین یا ر
معروف سی بدل جاویگا جیسی اقامت جو افعال ہے قیام سے اسکا اسم فاعل
مقیم ہوگا اور استقامت کا مستقیم اور مصدر انفعال اور افتعال مین وہ الف سے
بدل جاویگا جیسے انقیاد سے منقاد اور اختیار سے مختار اور اسم مفعول مین
ان چارون مصدرون کے حرف علت مذکور الف سے بدل جاویگا مثلاً اقامت
کا اسم مفعول مقام اور استفادہ کا مستفاد اور اختیار سے مختار اس سی معلوم
ہوا کہ مصدر افتعال کا اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی طرحکا ہوگا دوم
یہہ کہ اگر مجرد مین لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہوگا تو وہ اسم فاعل مین چارون مصادر کن
کے یائی معروف پڑھا جاویگا اور اسم مفعول مین الف جیسے مقتضی اور مقتضا اور
اور مدعی اور مدعا اور مفتی اور مفتا اور ایسے اسم مفعولون کو ی سے اور الف سے
دونون طرح لکھنا جائز ہے فارسی والے اکثر الف سے لکھتے ہین تیسرے
یہہ کہ اگر مجرد مین عین ولام ایک ہی حرف ہون گے تو اسم فاعل ان مصدرون
مین ایک حرف حذف ہو جاوے گا اور افعال اور استفعال مین فتحہ
و کسرہ ف کلمہ کو پڑھا جاوے گا جیسے محب اور مستحق کہ اصل مین محبب

اور مُستحقِق تھا اور مصدر نا فتعال مین اسم فاعل اور اسم مفعول ایک ہی صورت کے ہونگے جیسے مُختَص اور مُشتق وغیرہ +

اب باقی کے مصدرون کا اسم فاعل سُننا چاہیئے کہ سوا مصدر تفعیل کے اور مصدرون کے اسم فاعل کا یہہ قاعدہ ہے کہ میم مضموم اول مین مصدر کے زیادہ کرو اگر نہو اور لام کے ماقبل کو کسرہ دو اسم فاعل بنجاوے گا مگر مصدر مفاعلت سے ت بھی دور کرنی پڑے گی جیسے تفاعُل اور تفعُّل سے اسم فاعل متفاعِل اور متفعِّل مثلاً تلاطُم سے متلاطِم اور تصرُّف سے متصرِف اور مفاعلت سے مفاعِل آویگا کیونکہ آخر سے ت گرا کر صرف لام کے پہلے کسرہ دینا ہوگا میم تو پہلے سے موجود ہے اُسکی کچھ حاجت نہین جیسے مناسبت سے مناسب اور فَعلَلَۃ سے مُفَعلِل جیسے ترجمہ سے مترجم اسیطرح تزلزل سے متزلزل اور اگر مصدر تفعیل کا اسم فاعل بناؤ تو ت اور ی کو گرا کر میم مضموم اول مین لگاؤ اور ف کو فتحہ دیکر عین کو تشدید کر کے مکسور کرو جیسے تحقیق سے محقق اور تکلیف سے مُکَلِّف اور اسم مفعول ان مصدرون کا بھی ماقبل آخر کے فتحہ دینے سے ہوجاتا ہے اور قاعدہ دوم جو ابھی الف والے مصدرون کے اسم فاعل کے بیان مین لکھا گیا ہے وہ یہان بھی جاری رہے گا جیسے متمنی اور متمنا اور متقاضی اور متقاضا اور ملاقی اور ملاقا اور منتہی اور منتہا وغیرہ +

بیان جمع اور عربی کی جمع دو قسم پر ہے اول جمع سالم یعنے جس مین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات مین کچھ خلل نہو اور وہ مذکر کیواسطے

واو معروف اور نون یا یاے معروف اور نون سے بنتی ہی مگر اکثر ذی عقل
کیواسطے آتی ہے اور اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم تفضیل کی جمع مذکر
اکثر اسیطرح ہوتی ہے جیسے ناظمون اور ناظمین اور مونث کیواسطے جمع سالم ات
لگانے سے بنتی ہے اور مذکر غیر حقیقی کے لئے بہی مستعمل ہے جیسے کائنات اور
موجودات اور مکانات اور اس صورت مین اگر اسم کے آخر مین تے یا ہاے مختفی
ہوگی تو وہ دور ہو جاویگی جیسے سعادت کی جمع سعادات اور معامله کی جمع
معاملات اور یہہ جمع الفاظ فارسی مین بہی مستعمل ہوگئی ہے جیسے کاغذ سے
کاغذات اور جس اسم فارسی کے آخر مین ہاے مختفی ہوتی ہے وہ جیم سے
بدل جاتی ہے جیسے نامہ سے نامجات اور تہانہ سے تہانجات ۔
دوسری جمع تکسیر جسمین مفرد کے حروف کی ترتیب و حرکات قائم نہین
جیسے شریف سے شرفا اور اوسکے بہت وزن ہین اس جگہہ جو زیادہ مروج
ہین انکا بیان کیا جاتا ہے اول وزن اَفعُل بفتحہ الف زائد و سکون
فا و ضم عین اسم سہ حرفی کے لئے جسکا عین کلمہ حرف علت نہو جیسے فلس سے
اَفلُس اور حرف سے اَحرُف اور نہین کہہ سکتے قول سے اَقوُل کیونکہ اسمین
عین کلمہ حرف علت ہے دوسرا وزن اَفعال بفتحہ الف و سکون فا و زیادتی
الف بعد عین جیسے قول سے اقوال اور لطف سے الطاف اور عمل سے
اعمال اور شریف سے اشراف اور سر سے اسرار یہہ وزن ایسے اسما مین
جنکا حرف درمیانی واو یا یاے ہو بہت آتا ہے مگر عین کلمہ اگر حرف الف
ہوگا تو وہ واو یا یاے سے بدل جاویگا جیسے باب سے ابواب اور ناب

سے انیاب تیسرا وزن فِعال بکسر فا وزیادتی الف بعد عین جیسے صغیر سے صِغار
اور عظیم سے عظام اور رجل سے رجال اور یہہ وزن بضم فا وتشدید عین
بھی آتا ہے اور اِس صورت مین جمع اسم فاعل کی ہوتا ہے جیسے حاکم سے
حُکام اور جاہل سے جُہال چوتھا وزن فعول بضم فا وزیادتی واو معروف بعد
عین جیسے صدر سے صدور اور فتح سے فتوح اور فلس سے فلوس اور وجہ
سے وجوہ اسم ثلاثی کے لیئے انہین چار وزنون مین سے کسی وزن پر جمع
آیا کرتی ہے اور کبھی ایک اسم کی کئی طرح پر جمع آتی ہے جیسے فلس کی جمع افلس اور
فلوس ہے پانچوان وزن اَفعِلَہ بفتحہ الف زائد وکسر عین وفتح لام وزیادتی ہا
در آخر جیسے شراب سے اَشرِبہ اور طعام سے اَطعِمہ اور مکان سے اَمکِنہ اور عمود
سے اَعمِدہ چھٹا وزن فعلہ بکسر فا وسکون عین وزیادتی ہا در آخر جیسے
غلام سے غِلمہ اور رفیق سے رِفقہ ساتوان وزن فِعلان بکسر فا وسکون
عین وزیادتی الف ونون بعد لام جیسے غلام سے غِلمان اور اخ سے
اِخوان اس وزن مین اگر عین کلمہ مفرد کا الف ہوگا تو وہ یای معروف سے
بدل جاویگا جیسے جار سے جیران اور تاج سے تیجان اور یہہ وزن بضم فا بھی
آتا ہے جیسے شجاع سے شُجعان اور راکب سے رُکبان آٹھوان وزن فُعَلا
بضم فا وفتح عین وزیادتی الف بعد لام جیسے غریب سے غُربا اور طالب سے طُلبا
اور جاہل سے جُہلا اور عالم سے عُلما اور خلیفہ سے خُلفا نوان وزن فعلہ بفتح
فا وعین ولام وزیادتی ہا بعد لام جیسے طالب سے طلبہ اور غافل سے غَفَلہ
اور جاہل سے جہلہ اور یہہ وزن بضم فا بھی آتا ہے مگر ایسے فاعل کی جمع آتا

ہی جسکے آخر مین یَ ہو جیسی قاضی اوراس جمع مین یاَی مفتوح الف سے
بدلجاوی گی اور آخر کی ۃ ت پڑہی جاویگی جیسی قاضی کی جمع قضاۃ اور والی
کی جمع ولاۃ اور ہادی کی ہداۃ دسوان وزن اَفعِلا بفتح الف زائد و سکون
فاو کسر عین و زیادتی الف بعد لام یہہ وزن ایسی اسم کی جمع ہوتا ہی جو فعیل کے
وزن پر ہوا اور اوسکے آخر مین یَ ہو جیسی نبی سے انبیا اور ولے سے اولیا
اور ذکی سے اذکیا اور کبھی یَ آخر مین نہین ہوتی جیسی صدیق سے اصدقا
اور اسی وزن کے اسم مین اگر عین اور لام کلمہ ایک ہی حرف ہوا وسکی جمع بہی
یہی ہوگی مگر عین کا کسرہ اس صورت مین ف کو دیکر عین و لام کو ملاکر پڑہین گے
جیسی حبیب سے اَحِبّا اور شدید سی اَشِدّا گیارہوان وزن فُعُل بضم فا و
عین یہہ وزن ایسے چارحرفی اسم کی جمع مین اکثر آتا ہی جسمین تیسرا حرف حرف
علت ہو جیسے رسول سے رسل اور کتاب سے کتب اور طریق سی طُرُق بارہوان
وزن فِعَل بکسر فا و فتح عین جیسے فرقہ سے فرق تیرہوان وزن فُعَل بضم فا و
فتح عین جیسی نقطہ سے نُقط یہہ دونو وزن بہی بجاے قاعدہ کلیہ کے ہین کہ جو
کلمہ فعلت بکسر فا کے وزن پر ہوگا اوسکی جمع فعل بکسر ہوگی جیسے محنت سی محن
اور ملت سے ملل اور اگر بضم فا ہوگا تو جمع بہی بضم فا ہوگی جیسے قدرت سے
قدر اور امت سے امم اور اسکے سوا اور بہت سے وزن ہین کہ وہ فارسی مین
اکثر نہین آتے چودہوان وزن خاص چار حرف کے اسما کے لئے یا پانچ کے
لئے ہے یہہ وزن جمع کا ایک قاعدہ کلیہ کے طور پر بیان کیا جاتا ہے تاکہ فائدہ
عام ہو قاعدہ یہہ ہے کہ جس اسم چارحرفی کی جمع چاہو تو اس کے اول

کے دو حرفون کو فتحہ دو اور اُنکے بعد ایک الف زیادہ کرو اور تیسرے حرف
کو یعنے الف کے مابعد کو کسرہ دیکر آخر حرف مین ملاؤ تو جمع کا صیغہ ہو جاویگا
جیسے مکتَب سے اگر جمع بناوین تو میم اور کاف کو فتحہ دیکر الف بڑھایا اور
تَ اور بَ کو کسرہ سے ملایا مکاتب ہوا اسی طرح مصدر سے مصادر
اور اکبر سے اکابر اور اگر اسم مذکور پانچ حرف کا ہوگا تب بھی جمع
اسیطرح بنیگی اور پانچوان حرف گر جاویگا جیسے مدرسہ سے مدارس اور
مکرمت سے مکارِم اور اِس قاعدہ مین تین باتون کا یاد رکھنا چاہئے اول
یہہ کہ چوتھا حرف اسم چار حرفی کا اگر الف ہوگا تو وہ جمع مین یَ ہو جاویگا
جیسے اَعلیٰ سے اَعالی اور اَدنیٰ سے اَدانی دوسری یہہ کہ چوتھا حرف
اسم پانچ حرفی کا اگر حرف علت ہوگا تو جمع کے صیغہ مین ماقبل آخر ایک یَ
زیادہ ہوگی جیسے مصباح سے مصابیح اور مکتوب سے مکاتیب اور تقریر سے
تقاریر اور کبھی یَ زائد نہین کرتے مگر لام کے بعد ہاء مختفی زیادہ کرتے ہین
جیسے اُستاد سے اساتذہ اور تلمیذ سے تلامذہ تیسری یہہ کہ واحد کا دوسرا
حرف اگر الف یا یَ ہو تو وہ جمع مین واو ہو جاویگا جیسے طالب سے
طوالب اور میزان سے موازین اور دیوان سے دواوین اور خاص
سے خواص غرضکہ اِس قاعدہ جمع سے ہر طرحکے اسم کی جمع بن سکتی ہے خواہ
اسم فاعل ہو یا اسم مفعول یا آلہ یا ظرف یا اسم تفضیل یا جامد یا مصدر مگر
صفتِ شبہ مین وزن فعیل کی جمع اِس وزن پر نہین آتی اُس مین مذکر و
مؤنث و واحد و جمع یکسان ہین بلکہ فعیلہ کی جمع اِس قاعدہ سے بنتی ہے خواہ اُسکی مختفی

ہو بات پڑہی جاتی ہو جیسے دقیقہ کی دقائق اور جریمہ کی جرائم اور حقیقت کی حقائق
اور فضیلت کی فضائل اور یہہ قاعدہ فارسی کے الفاظ مین بھی رائج ہو گیا ہے
جیسے کاغذ سے کواغذ فائدہ کبھی صیغہ جمع پر علامت جمع عربی یا فارسی زیادہ
کرتے ہین جیسے کواغذات اخراجات نقطہا وغیرہ ایسی جمع کو جمع الجمع کہنا چاہیے
تنبیہ جب کسی اسم کی جمع پوچھی جاتی ہے تو مراد یہہ ہوتی ہے کہ اسکی جمع تکسیر بتاؤ پس
جواب مین جمع سالم کا لکھنا کافی نہ سمجھنا چاہیے ٭

بیان تثنیہ

فارسی مین سواے واحد اور جمع کے اور کوئی صیغہ نہین مگر عربی مین ایک صیغہ دو کے
واسطے بھی مستعمل ہے اور وہ مفرد مین الف اور نون یا یَ ماقبل مفتوح اور نون
لگانے سے بنتا ہے جیسے کتاب کا تثنیہ کتابان اور کتابین ہو گا مگر فارسی والے یَ
کے ساتھہ بہت بولتے ہین اور کبھی دو قسم کے لفظون کو ایک قسم فرض کرکے ایک
لفظ کا تثنیہ تغلیبا کر لیتے ہین اور دونو مراد ہوتے ہین جیسے والدین پدر و مادر
کے لیے اور قمرین ماہ و خور کے لئے اور مشرقین مشرق و مغرب کے لئے اور
جس اسم کے آخر مین الف ہو اور وہ اصل مین واو یا یَ ہو تو تثنیہ مین واو یا یَ
ہو جائیگا جیسے عصا کا تثنیہ عصوین اور فتی کا فتیین ورنہ الف کے بعد ہمزہ زائد
ہو گا جیسے دعائین اور ردوائین وغیرہ اور اَب اور اَخ کا تثنیہ ابوین اور اخوین
آتا ہے ٭

بیان تصغیر

عربی مین اسم ثلاثی کی تصغیر فُعَیل بضم فا و فتح عین و زیادتی یا ساکن ہوتی ہے

جیسے حسن کی تصغیر حُسَین اور چہار حرفی وغیرہ مین فعیلل انہین حرکات گذشتہ اور
کسرہ لام اول سے آتی ہی اور باقی حروف ساقط ہو جاتے ہین اگر چار سے زائد
ہون جیسے مکتب سے مُکَیتِب اور مصدر سے مُصَیدِر اور عندلیب سے عُنَیدِل اور
اگر دوسرا حرف الف ہوگا تو تصغیر مین واو سے بدلجاویگا جیسے خادم سے خُوَیدِم اور
اگر چوتہا حرف الف ہوگا تو اوسکی جگہہ ی آویگی جیسے مفتاح سے مُفَیتِیح

باب پنجم ضرب الامثال کے بیان مین

واضح ہو کہ اس باب مین مشہور اور سلیس امثال بیان کیجا وینگے

امثال الف

آب آمد تیمم برخاست
آب تیز در خانہ در آید کہ دولت تیز برود
آب جائیکہ بسیار بماند گندہ گردد
آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یکدست
آب شیرین و مشک گندہ
آب ندیدن موزہ کشیدن
آب و آتش را چہ آشنائی
آتش چو در پنبہ افتد تر و خشک نداند
آتش دوست و دشمن نداند
آتش زن در خانہ کہ دودش کسی نہ بیند
آتش نشاندن و انگر گذاشتن و افعی کشتن
و بچہ اش نگاہداشتن کار خردمندان نیست
آخر پیری و وداع عمر ست
آخر سامیسی کاہ فروشی است
ع آخر طریق دولت چالاکی است و چستی
آخر گذر پوست بہ دباغخان ست
آدم با آدم میرسد کوہ بکوہ نمیرسد
آدم خوب حکم عنقا دارد
آدم خوش سودا شریک مال مردم ست
آدم را گندم بہشت نسازد
آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت
ع آدمی را آدمیت لازم است
ع آدمی را بچشم حال نگر

آرزو عیب نیست

آزاد مرد خداست. آزادگان تهیدست اند

آرزردن دل دوستان جهل است

ع افسرده دل افسرده کند انجمنی را

آزموده را چه آزمائی

آزموده را نباید آزمود

آزموده کار بازی نخورد

ع آسان گرد و بر آنچه همت بستی

ع آسوده کسی که خر ندارد

آش مردان دیرے پزد

ع آشنا را حال اینست وای بر بیگانه

آشنا نساخت بیگانه کے سازد.

آشنائی روشنائی

آشنائی ملا تا سبق

آفتاب را بگل نتوان اندود

آفت همسایه بهمسایه می رسد

ع آفرین باد برین همت مردانه او

ع آنچو بانو نگر در رنگ بر آرد

آمدن بارادت رفتن باجازت

ع آنانکه غنی ترند محتاج ترند.

ع آن بلا نبود که از بالا بود

آن دکان برچیده شده. آن دفتر گاو خورد.

آنرا که حساب پاکست از محاسبه چه باک

ع آن قدح بشکست و آن ساقی نماند

ع آنکه شیران را کند روبه مزاج

احتیاج است احتیاج ست احتیاج

ع آواز دهل شنیدن از دور خوش ست

ع آواز سگان کم نکند رزق گدا را

ع آواز گدا رونق بازار کریم ست

آوازهٔ مرگ زود میرسد

آهسته بگو دیوار هم گوش دارد

آهن کهنه را جلا داده

آئینه داری در مجلس کوران

ع ابر را بانگ سگ ضرر نکند

ع ابر منیه را هندوستان خانه گو ویران شود

ابروی هلال بوسمهٔ آسمان سبز نشود

ابله گفت و دیوانه باور کرد

ابلیس رفت و خباثت بگذاشت

اجل سگ که آید بمسجد خواب کند

اجل سگ که میرسد نان چوپان میخورد

اختلاط زیاده برآشنائی

ادب آب حیات آشنائی ست

ارزان بعلت گران بحکمت

از آتش او گرم نشدم واز دود او سوختم

ع از ابر سیه باشد افزونی بارانها

از اسپ فرود آورده بر خر نشاند

از برای یک شکم منت دو کس نتوان کشید

از بیضهٔ خاگی چوزه نزاید

از بیم باران زیر ناودان میگریزد

از پاے لنگ چه تیر واز دست گرسنه چه خیر

از پسر ناخلف دختر بهتر

از تو حرکت از ما برکت

از تو نازے از من نیازے

از چشمهٔ آفتاب جز تشنگی نتوان یافت

ع از خدا شرم دار و شرم مدار

از خردان خطا واز بزرگان عطا

از خرس موئی بس ست

از درویشان برگ سبزے

ع از دل برود هر آنچه از دیده برفت

از دور دست بر آتش میگذارد

ع از دوست یک اشارت واز ما بسر دویدن

از ریش کنده بر بروت بست

از سوزنگر آهن نمیتوان خرید

ع از ضعف بهر جا که نشستیم وطن شد

از فریاد خر کسے نرنجد

ع از فلفل و زنجبیل سردی مطلب

از قاضی دو کس راضی نشوند

از کفچهٔ مار حلوا نتوان خورد

ع از کوزه همان برون تراود که درو ست

از گربه چه میرود

از گریهٔ ماتم گل سوری نروید

ع از گوشهٔ بامی که پریدیم پریدیم

از ماست که بر ماست

از مردی دنامردی فاصله یکقدم ست

ع از مکافات عمل غافل مشو

از هر جا که سنگ آید بالاے سنگ آید

از یکدست صدا بر نیاید

اسپ چوبین راه نمیبرد

اسپ دارد نه جو نمیخورد

ع اسپ و زن و شمشیر وفادار که دید

استاد در سبق طعام در طبق

استخوان سوخته را سگ نه بوسد

اشتر که کاه میخواهد گردن دراز میکند

اشتهاے مردان زیر دندان

صفهان نصف جهان

ع اصل بد از خطا خطا نکند

اطلس هر چند کهنه شود پاتابه نمیشود

اعرابی را گفتند که شراب میخوری گفت ؎ چرا نخورم که خون خود را از غصه بیکار میخورد

افزونی نور ماه برائے سپری شدن ست

اگر بشکار شغال روی سامان شیر کن

اگر خر نمی بود قاضی نمیشد

اگر در دل خونابه باشد دیده تر او د

ع اگر ساقی تو باشی میتوان خورد

اگر تار در ه پاک ست از طبیب چه باک

اگر مورچه بسر سلیمان رود جنبش نمیزند

اگر نان گندمی نیست آخر زبان مردمی را چه شد

اگر هوس ست همین قدر بس ست

اگر همه آتش شوی خود را بسوزی

اگر یار اهل ست کار سهل ست

الله بس باقی هوس ٭ اللهم یک یک

امروز داری بخور غم فردا مخور

امروز را فردا در پے ست

ع امشب همه شب چمچه زدی حلوا کو

انتظار بدتر از مرگ ست

ع انچه آدم میکند بوزنیه هم

انچه بر خود نه پسندی بر دیگر مپسند

انچه در دل ست بر زبان مے آید

انچه در بغداد ست گرد سر خلیفه

انچه در دیگ ست بچمچه مے آید

ع انچه نصیب ست بهم میرسد

اندکے جمال به از بسیاری مال

انگشت کاسب کلید روزی ست و دست

بے هنر کفچه گدائی

ع انگور ز انگور همیگیرد رنگ

او داند کار او داند

اول بآخر نسبتے دارد

اول خویش بعد انسان گو بی نمک است

اول بسم اللہ غلط

اول بہا مشک بہا اول پیالہ و دُرد

اول خویش بعدہ درویش

ع اول شب میکشد مفلس چراغ خویش را

اول طعام بعدہ کلام

ایاز قدر خود بشناس

ای باد صبا اینہمہ آوردهٔ تست

ع ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی

ع ای زفرصت بیخبر در ہر چہ باشی زود باش

ایلچی را چہ زوال

ع این خانہ تمام آفتاب است

ع این را کسے گو کہ ترا نشناسد

ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند

این گل دیگر شگفت

ع اینہم اندر عاشقی بالای غمہای دگر

ع ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

امثال باء موحدہ

ع با ادب باش تا بزرگ شوی

با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب

ع با تنگ نظران نشستن عمر ضائع کردن است

ع با دردکشے رسد کہ دردے دارد

ع با دردکشان ہر کہ درافتاد برافتاد

بادنجان ارزان ست لیکن خرچکی دارد

بادنجان بد را آفت نمیرسد

ع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

بازار مصطفےٰ خریدار خدا

باز و پر مدین بہ از دست پرید ن

ع با سیہ دل چہ سود گفتن وعظ

باغبان را وقت میوہ گوش کر میباشد

باغ بوستان لائق دوستان

باقی داستان شب فردا

ع با کافر و مسلمان بنشین و صلح کل کن

ع بالاتر از سیاہی رنگ دگر نباشد

با مغلوب مردی بہ نشد تبر شد

باندازہ گلیم پا دراز کن

باہر کہ راست آید از چپ و راست آید

ع با ہمین مردمان بباید ساخت

ع با ہیچ ولاور سپر تیر قضا نیست

ع باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد

ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید

ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

بہانہ بچہ مادر میخورد

بت پرست را در کعبہ دیو گیرد

ﮯ بہ تمنائے گوشت مردن بہ

کہ تقاضائے زشت قصابان

بت بامی نقش دیوار

بچہ تا نگرید مادر شیر ندہد

بچہ در شکم و نامش مظفر

بخت کہ برگردد اسپ تازی خر گردد

بخشندہ آب ست کہ ہر چہ بباید تر کند

بد روز ہم روزی میخورد

بدعا گریہ باران نمی بارد

ع بد گہر با کسے وفا نکند

ﮯ بدی را بدی سہل باشد جزا

اگر مردی احسن الی من اسا

بدی ہمسایہ را ہمسایہ داند

ع برات عاشقان بر شاخ آہو

برائے ما سر خرے بہم رسید

برای کوری ابلیس سایہ گرد رسول نگردد

ع برای نہادن چہ سنگ و چہ زر

ع بر رسولان بلاغ باشد و بس

ع بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد

ع بر عکس نہند نام زنگی کافور

برق زدہ را کافور چہ سود

ع برگ سبز ست تحفۂ درویش

تبر را غم جان قصاب را غم پیشہ

ع بزرگان خردہ بر خردان نگیرند

ﮯ بزرگش نخوانند اہل خرد

کہ نام بزرگان بزشتی برد

ع بزرگی باید ت بخشندگی کن

بزرگی بعقل است نہ بسال

بزرگی طفل از ادب ست

بزرگ مپر کہ بہباز ہمے آید

ع بزے کہ گرگین شدہ از گلہ بدر باید کرد
بز نمردہ و شاخ زرین ÷ بز یا بہای بز
بعد از رنج راحت ست
ع بقدر مال باشد سرگرانی
بکامل کارے مفرما پند پیرانہ بشنو
بگفتن آتش دہن نمے سوزد
بلائے طویلہ بر سر میمون
؎ بلبلا مژدۂ بہار بیار ÷ خبر بد بہ بوم شوم گذار
ع بلقمان حکمت آموزی چہ حاجت
بلنیاس حکیم در قیصریہ حمامے ساختہ بود کہ با فروختن چراغ گرم میشد
ع بلے میوہ ز میوہ رنگ گیرد
بمرگش گیر تا بہ تپ راضی شود
ع بندگی باید پیرزادگی در کار نیست
بندگی بیچارگی ÷ بندۂ درگاہ تا در ہمراہ
ع بنگر کہ چہ میگوید و منگر کہ میگوید
؎ بہ نیم بیضہ کہ سلطان ستم روا دارد زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ ++

ع بود ہم پیشہ با ہم پیشہ دشمن
بوزنہ را بادرود گری چہ کار
بوزینہ بنقل آدم انسان نمیشود
بوسہ بہ پیغام راست نیاید
بوئے مشک پنہان نمیماند
ع بہر زمین کہ رسیدیم آسمان پیدا است
؎ بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد ÷ ÷
ع بہر یک گل منت صد خار میباید کشید
ع بہشت آنجا کہ آزاری نباشد
ع بے زری کرد بمن آنچہ بقارون زر کرد
بے زر بے پر
بیکدست دو ہندوانہ نگنجد
بگینہ از ذرہ عمر ترسد
بے نان توان زیست بے آب نتوان زیست
بے مے مست ست

امثال پا، فارسی

پاجی بطواف کعبہ حاجی نشود
ع پائے پیش آمدست و پس دیوار

پاے چراغ تاریک ست ٭

ب پای در زنجیر پیش دوستان ٭
بہ کہ با بیگانگاں در بوستان ٭

پختہ پنیر و نان خمیر

ع پراگندہ روزی پراگندہ دل

ع پر تو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بد ست

پر چشمے غربال از پر دلی آسیا ٭

ع پرستار زادہ نیاید بکار ٭

ب پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی ٭

پس خوردہ سگ سگ را شاید ٭

ع پسر کہ بد گہر افتد پدر چہ کار کند ٭

پس ماندہ گاو را بخر باید داد ٭

ب پسر نوح با بدان بنشست ٭
خاندان نبوتش گم شد ٭ ٭ ٭

پشت بام راندن و دزدی ٭

ع پشہ چو پر شد بزند پیل را ٭

پنج انگشت برابر نیست ٭

پہلوان زندہ خوش ست ٭

پیچش مار از کجروی خود ست ٭

پیران نمے پرند مریدان مے پرانند ٭

پیر شو و بیاموز ٭

پیر من خس ست اعتقاد من بس ست ٭

ع پیر من ہر چہ کند عین عنایت باشد ٭

ع پیری کہ دم عشق زند بس غنیمت ست

پیری و صد عیب چنین گفتہ اند ٭

پیری و ہزار عیب ٭

پیش از عید بمصلا میرود ٭

پیش از مرگ واویلا ٭

پیش دروغگو ہر کس لاجواب ست ٭

پیش زبان گوتے نیست ٭

پیش طبیب مرو پیش کار آزمودہ برو ٭

پیغمبر اول دعا براے خود کند ٭

ع پیل در گل ماندہ را پشہ پیل باید تا کشد ٭

امثال تای فوقانی

تا از سر جیزی نخیزی بر سر جیزے نرسی ٭

ع تا ببینیم کہ از غیب چہ آید بیرون ٭

ب تا بہ دکان خانہ در گردی ٭
ہرگز ای خام آدمی نشوی

تا تریاق از عراق آورده شود مار گزیده مرده شود

ع تا تو بمن میرسی من بخدا میرسم

تاج محمد قرة العین سومنات است

ع تا خود فلک از پرده چه آرد بیرون

ع تا خود نرسد وعدهٔ هر کار که هست

سودی نکند یاری هر کار که هست

ع تا در میانه خواسته کردگار چیست

ع تا رپیری و پود مرگ یک است

تارک خواب فرشته است

ع تا ریشه در آب است امید ثمری هست

تاریکی شب سرمهٔ چشم کور موش است

تاریکی و اشارهٔ ابرو

تا سال دگر می که خورد زنده که ماند

ع تا شب نروی روز بجائی نرسی

ع تا صدف قانع نشد پر در نشد

تا مار راست نشود بسوراخ نرود

ع تا مرد سخن نگفته باشد

عیب و هنرش نهفته باشد

ع تا نباشد چیزکی مردم نگویند چیزها

ع تا نفس باقیست آوارگی هموار نیست

ع تا یار کرا خواهد و میلش بکه باشد

تبدیل نوالقه مضالقه ندارد

تخم تاثیر صحبت اثر

تختهٔ تخت یا تختهٔ تابوت

ترا تاب می برم و تشنه می آرم

ترازو خسیس است هر سو که زیادتی یافت

سر فرود آورد

ترازو همه دو سر قلب

ترازوی زهره از گرانی ستارگان نشکنند

ع تربیت نا اهل را چون گردگان بر گنبد است

ترسان دل را چه پری و چه عفریت

ترکی تمام شد

تشنه در خواب هم آب بیند

ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

تعریف زیاده بدتر از دشنام

تعظیم صاحب خانه کردن پنبه از ریش

حلاج برداشتن

تعظیم کاریگران معاف

تقویم پارینه بکار نیاید

ع تکبر عزازیل را خوار کرد

ع تکیه بر جای بزرگان نتوان زد بگزاف

ع تندرستان را نباشد درد ریش

تنور تا گرم است نان توان بست

تنها پیش قاضی روی راضی آئی

تواضع دو سر دارد

ع تواضع ز گردن فرازان نکوست

تونگری بدل است نه بمال

توبه برائے شکستن است

ع توبه فرمایان چرا خود توبه کمتر میکنند

ع تو پاک باش و برادر مدار از کس باک

تو دانی و کار تو

تو که اینقدر راز خواب مخملی چرا نمی میری

ع تو مرا دل ده و دلیری بین

تهیدست روسیاه ⁘ تیر آخر بجگر کافر

تیر چرخ را کمان چرخ باید

ع تیر چون تر شود کمان گردد

تیشه را با تراش کار است خواه عود خواه میش

آید خواه سپیدار

تیشه گر تنبل است و رسن تاب مدبر

ع تیغ کج را نیام کج باشد

ع امثال ثاء مثلثه

ثابت شدن بدست قاضی

ع ثابت قدم بگفت کسی بد نمی شود

ثواب راه بخانه صاحب خود میبرد

ثواب روزه بعید آن روزی نشود

امثال جیم

جامه باندازه تن باید دوخت

جان گرد جامه گرد ⁘ جنگ دو سر دار

جاهل بَمَس شتر است زیر جُبّه

جائے استاد خالی است

جائے امید خالی است

ع جائے بنشین که بر نخیزی

ع جائے خر بستن تو اینجا نیست

جائیکه حسین تشنه میر دا گر بریزید باران

لعنت بار و جائے آن باشد

جائیکه شاهین چنگ زند پای کبک

نور رقص نخیزد ٭
جائیکه کمان رستم باشد باران تیر
بهمن هم تواند بود ٭
جگر جگرست و دگر دگر ٭
جنس از جنس آسیب نه بیند
ع جواب جاہلان باشد خموشی ٭
جوز شکستن و طالع دیدن ٭
جو فروختن و گندم نمودن ٭
جوہر آنست که نسوزد و روشن شود ٭
جوہری که آب مروارید در چشمش فرود
آمده باشد مروارید را کے بیند ٭
ع جوی طالع ز خروارے ہنر به ٭
جوینده یابنده ٭
ع جہاندیده بسیار گوید دروغ
ع جہد نما تا که بجائے رسی ٭

امثال جیم فارسی

ع چاره نیست درین واقعه الا التسلیم
چاش خور بدتر از میراث خورست ٭
چاه بیژن از زندان ضحاک کم نیست
چاه کن را چاه در پیش ٭
چشم از روی دوستان روشن شود
نه از باغ و بوستان ٭
چشم دوستان روشن ٭
چشم را گل بدتر از خارست ٭
چشم فلک در میان ہنرست ٭
چشم کرم در عیب مکفوف ست ٭
چشم ما روشن دلِ ما شاد ٭
ع چشم مور و پای مار و خیر ممسک را که دید
چراغ پای خود روشن ندارد ٭
ع چراغ را نتوان دید جز بنور چراغ
چراغ روشن مراد حاصل ٭
ع چراغِ مرده کجا شمعِ آفتاب کجا ٭
ع چراغِ مفلسان نوری ندارد ٭
ع چراغِ مقبلان ہرگز نمیرد ٭
چراغ وقت مردن خانه روشن میکند ٭
چرا کارے کند عاقل که باز آید پشیمانی ٭
چربی از سنگ بر نمی آید ٭
چغندر کاشتم زردک برآمد ٭

چه کند مبنوا همین وارد ٭

ع چکنم چشم آسمان کورست ٭

ع چنان نماند چنین نیز هم نخواهد ماند ٭

چندین هزار شکل برای اکل ٭

چو احمق در جهان با قیمت مفلس در نیماند

ے چو از قومی یکی بیدانشی کرد

نه که را منزلت ماند نه مه را ٭

ے چوب تر را چنانکه خواهی پیچ ٭

نشود خشک جز باتش راست

ع چو برگردد فلک کجکول سازد تاج شاهی را

چوب هر چند سنگین ست باب فرو نرود ٭

ے چو سیر دزه شد دزد تیره روان ٭

چشم دارد از گریه کاروان ٭ ٭ ٭

ع چو تیر از کمان رفت ناید به شست

ع چو شد زهر عادت مضرت نه بخشد ٭

ع چو فردا رسد کار فردا کنم ٭

ع چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی

چوگان تواضع گرد گوئی برد گوئی سخت

سری کرد سرزنشها خورد ٭

ع چو مه بهاله نشیند دلیل باران است

ع چو میدان فراخ است گوی بزن ٭

ع چو میرد مبتلا میرد و چو خیزد مبتلا خیزد ٭

ع چو نام سگ بری چوبی بدست آر ٭

چون از گلو فرو رفت چه حلوا چه زهر ٭

چون هر جنس را روز بد آید در کشت

عطارد خوشه چیند ٭

ع چو نرمی کنی خصم گردد دلیر ٭

چو سنگ را معرفت باشد زر پیش او سر فرود آرد

ع چون قضا آید طبیب ابله شود ٭

چون کار از دست رفت پشیمانی چه سود ٭

ع چون گوش روزه دار بر الله اکبر ست

چهار پاره چهار روز آزمایند و دو پاره دو روز

ع چه باک از موج بحر آنرا که باشد نوح کشتیبان

ع چه خوش بود که بر آید بیک کرشمه دو کار

چه خوش چرا نباشد ٭

ے چه خوش گفته است سعدی در زلیخا

الا یا ایها الساقی ادر کاسا و ناولها ٭ ٭

ع چه مردے بود کز زنے کم بود ٭

چه نسبت خاک را با عالم پاک

ع چیزی بده درویش را چیزے مگو درویش را

چینی شکسته صدا نمیکند

چیزی که نیابی مجو چین ابرو نتیوان دید

امثال حای مهمله

ع حاجتِ مشاطه نیست روی دلارام را

حاجی حاجی را در مکه مے بیند

حاضر را لقمه غائب را تکبیر

حاکم تمام گوش باید

حبذا خانه خود اگر تمام گلخن است

ع حب وطن از ملک سلیمان خوشتر

حرام خوردن و شلغم

ع حرف بد بر زبان بد باشد

ع حرف حق بر زبان شود جاری

حرف میماند وقت نمیماند

حریف حریف را می شناسد

ع حریف باخته با خود همیشه در جنگ است

حساب دوستان در دل

حق بحقدار رسید

حکایت از مثل بشیل شود

ع حکم حاکم قبول باید کرد

حکم حاکم مرگ مفاجات

حکیمی را پرسیدند دوست چیست گفت

اسمی است بلا مسمی

حلوا خوردن را روی باید

ع حلوا گفتن دهن نسازد شیرین

حیف دانا مردن و افسوس نادان زیستن

حیف که هنرمندان بمیرند و بے هنران

جائے ایشان گیرند

حیله رزق بهانه موت

امثال خاء معجمه

ع خاک از تودهٔ کلان بردار

خاک در عزیزان آسایش دیدهٔ مشتاقان است

ع خاک عمل از عبیر معزولی به

خاک غربال را نشاید و خشت آسیا را

خالی دست رو سیاه

خاموش زبان سوسن غماز آزادگی اوست

خاموشی علامت رضا است

خانه بر دوش یک مینی و دو گوش

خانه تنگ روزی فراخ

خانه جدا گور جدا

خانه خالی را دیو میگیرد

خانه شیشه را سنگی بس ست

ع خانهٔ درویش را شمعی به از مهتاب نیست

خانهٔ دوستان بروب و در دشمنان مکوب

خبر خضر همه معتبر

خدا را اندیشه اند بعقل شناخته اند +

خدا واری چه غم داری

خدا که میدهد نمی پرسد تو کیستی

خدا می بیند و میپوشد همسایه نمی بیند و میخروشد

خدا مدد بر سلیمان کے دهد

ع خدا اینکه دندان دهد نان دهد

ع خر ار جل اطلس بپوشد خر ست

۵ خر از کسی در عروسی نخوانند

مگر آن زمان کاب و هیزم نماند

خر بار بر به از شیر مردم در

خر لسته بهتر اگر چه دزد آشنا باشد

خربزه بخور ترا الفالیز چه کار

خربزهٔ شیرین کم بختی تو گران

خربزهٔ شیرین نصیب شغال ست

خر خالی یرغه میرود، خر خفته جو نمیخورد

خر خواجه خر من خواجه

خر را خدا شاخ نمیدهد

خر را دو گوش گواه بس ست

ع خرس در کوه بو علی سینا است

۵ خر عیسی اگر بمکه رود، چون بیاید

هنوز خر باشد ٭ ع خر عیسی بآسمان نرود

ع خر قیمت زعفران چه داند

خر که پشت طاوس مینماید

خر که جو دید کاه نمی خورد

خرگوش و دم بریده را نمیخورند

خرما را پوست به از مغز

خر همان خر ست اما پالانش دیگر ست

خرے بیقیاو و خیکے بدرید

خری که از خری بماند دم و گوشش باید برید

خس کم جهان پاک +

ع خفته را خفته کی کند بیدار ٭

س خلاف رای سلطان رای جستن
بخون خویش باید دست شستن ٭

خلق خدا ملک خدا ٭

خندهٔ گل گریهٔ گلاب بار آرد ٭

خنده مردم از شادی باشد و خندهٔ بوزنه از غم

ع خواب یک خوابست و باشد مختلف تعبیرها

ع خواجه آنست که باشد غم خدمتگارش

ع خواجه داند بها اشاخ نبات ٭

خواجه سر اگر ولی ست مادر بخطا ٭

ع خوب شد اسباب خودبینی شکست

خود پسند لپسند خلق نباشد ٭

ع خودپسندی جان من برهان نادانی بود

خود غلط انشا غلط املا غلط ٭

خود فضیحت دیگر یرا نصیحت ٭

خود کرده را چه درمان ٭

خورده نه برده ای وای درد گرده ٭

خورشید روی همه سیاه میسازد و روی ماه سپید

ع خوش آمد هر کرا گفتی خوش آمد ٭

ع خوشحال کسانیکه بهر حال خوش اند

خوش خویش بیگانگان ست ٭ و بد
خو بیگانهٔ خویشان ٭

ع خوش سخن باش تا امان یابی ٭

خوشه یک سر دارد ٭

خون را آب شویند خون را بخون نشویند ٭

خون حسن و حسین دم الاخوین نیست

س خوی بد در طبیعتی که نشست
نرود جز بوقت مرگ از دست ٭

ع خوی بد را بهانه بسیار ٭

خویشی بخوشی سودا برضا ٭

امثال دال مهمله

داشته آید بکار اگرچه باشد سر مار ٭

دامن پاک را که با دامن آلوده ببندند ٭
پاک هم پلید شود ٭

دانا باشارت ابرو کار کند ٭

دانشمند را دست کوته به از دستار دراز ٭

دایهٔ مهربان تر از مادر ست ٭

ع در آرد طمع مرغ و ماهی به بند ٭

در تو میگویم دیوار تو گوش کن ٭
در بلا بودن به از بیم بلا ٭
ع در هر بیشه گمان مبر که خالی ست ٭
در جنگ حلوا بخش نمیکنند ٭
در خانه آردی نی و در کوچه دو تنور ٭
ع در خانه اگر کس ست یک حرف بس ست
در خانه بینوا چه پنج چه شش ٭
در خانه خدا دایم باز ست ٭
ع در خانه مور شبنمی طوفان ست ٭
درختی کز و بهی بکسی نرسد به بی آبی خشک به
س درختی که اکنون گرفتست پای ٭
به نیروی مردی بر آید ز جای ٭
س دردا که طبیب صبر میفرماید ٭
وین نفس حریص را شکر میباید ٭
ع درد بکش تا بدوای رسی ٭
ع درد را پیش دردمند بگو ٭
درد را خدا بدوستان خود میدهد
درد دل دردی ست ٭ درد سر کمتر بهتر
ع درد عاشق نشود به ز مداوای طبیب

ع درشتی و نرمی بهم در به است
ع در عفو لذتیست که در انتقام نیست
در قصص انبیا مضاحک نگنجد ٭
ع در کار خیر حاجت هیچ استخاره نیست
در که میکوبی و خانه که میپرسی ٭
ع درمان بکسی رسد که دردی دارد ٭
در مقام تشنگی هزار مروارید بقطره آبی نیرزد
در نیستی مردن به که حاجت پیش کسی بردن
درودگر بی سرزنش کار نکند ٭
درودگر تیشه بپای خود میزند ٭
دروغگو را تا بدر خانه باید رسانید ٭
دروغگو را حافظه نباشد ٭
دروغگو هرجا ذلیل ٭ ع دروغ را اجرا باشد دروغی
دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز
ع درویش صفت باش و کلاه تتری دار
ع درویش هرکجا که شب آمد سرای اوست
درویشی زوال نه بیند ٭
در هفتاد سالگی مشق طنبور میکند در گور خواهد زد
ع در یتیم را همه کس مشتری بود ٭

ع دزد از خانهٔ مفلس خجل آید بیرون

دزد باش و مرد باش

دزد جوانمرد به از بازرگان بخیل

ع دزد دانا میکشد اول چراغ خانه را

ع دزد را پی رود و صاحب کالا را پی

ع دزد مشتاق تر از صاحب کالا باشد

دزد ناگرفته سلطان ست

دست بکار و دل بیار

دست بر آسمان نتوان رسانید

دست بے ہنر کفچهٔ گدائی است

دست پیشین را بدل نیست

دست جوانمرد بهشت دادن خار در کف

بخیل برائے ستدن

دست خود دہان خود

دست دست اول ست

دست دست را مے شوید و ہر دو دست رو را

دست را دست مے شناشد

ع دست زیر سنگ را آہسته میباید کشید

دست شکسته وبال گردن

دست کار دل نمیکند و دل کار دست میکند

دست کوته و کله دراز

ع دشمن اگر قویست نگهبان قوی تر ست

ع دشمن چه کند چو مهربان باشد دوست

دشمن دانا به از دوست نادان

ع دعائی گوشه نشینان بلا بگرداند

ع دشمن نتوان حقیر و بیچاره شمرد

دلا خوش باش نان ما بره و غن افتاد

ع دل بدست آور که حج اکبر ست

دل تاریک را جان روشن نبود

دل را بدل راه است

دل را بجز دلدار نباید داد

دل ناخواسته عذر بسیار

دلیر تیغ را کار فرماید و عنین زبان را

دم عیسی در زندگانی زیگر در دیعنی اثر میکند

دندان زدن شیر شغال را بسار گرفت آهو را شوم

دندانے که درد کند باید ش کند

دنیا بیک قرار نیست۔ دنیا پنجروزه است

ع دنیا خوابی است و زندگانی در دے

حوابے ست کہ در حواب ہمی بینی آنرا

دوائے غضب خاموشی ست

ع دو دل یک شود بشکند کوہ را

دو رنگی سیب از سیہ درونی اوست

ع دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست

در پریشان حالی و درماندگی ✝ ✝

دوستان در زندان بکار آیند کہ بر سفرہ

دشمنان ہم دوست نمایند

دوست شاد دشمن پائمال

ع دولت تیز التقاعے نیست

ع دولت دران سراست کہ از میہمان پرست

ع دولت نہ بہ خدائے کس را النغلط

دو مرغ جنگ کنند فائدہ بہ تیر گیر

دو دمہ بادست کہ دریا و کوہ را سہل گیرد

دہ خراب خراج ندارد، دہ ویران چراغ ندارد

دہ در دنیا ستان در آخرت

دہ درویش در گلیمے بخسپند

دہ می بینی و فرسنگ مے پرسی

ع دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ

دہن مخالفان نتوان بست

ع دیدم ہمہ را و آزمودم ہمہ را

دیدہ نہ شنیدہ گواہ گر دیدہ

ع دیدہ را ناخنہ بہ از ناخن

دیدہ سخت را سخن بشکند چنانکہ بادام را سنگ

دیر آمدن زود رفتن ٭ دیر آید درست آید

دیر گیرد سخت گیرد

ع دیگ سیہ جامہ سیہ سیکند

ع دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند

ع دیو خوش خلق بہ از حور گرہ پیشانی

ع دیو ہمان بہ کہ بود اندر بند

ع دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند

دیوانہ بکار خود ہشیار

دیوانہ را ہوے بس ست

امثال ذال معجمہ

ذرہ را با خورشید چہ نسبت

ذوالفقار علی در نیام نباشد

ع ذوق چمن ز خاطر بلبل نبرد

ع ذوق گلچیدن اگر داری سوی گلزار رو

امثال راء مہملہ

ع راز دل جز بیار نتوان گفت ٭

ع راز خود با یار خود چندانکہ بتوانی مگو

راست گوئی در رزق خود خلل ٭

راستگو را ہمیشہ راحت در پیش ست ٭

راست و دروغ برگردن راوی ٭

ع راستی را زوال کے باشد ٭

ع راستی موجب رضای خداست

راہ بزن اما راہ خدا بہ بین ٭

رد بندہ خریدار خدا ٭

ع رزق را روزی رسان پر میدہد

ع رسیدہ بود بلائی ولے بخیر گذشت

ے رشتۂ در گردنم افگندہ دوست

مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست ٭

رضاے مولے از ہمہ اولے ٭

ع رموز عاشقان عاشق بداند

ع رموز مصلحت ملک خسروان دانند

رنجش خر از راحت بالا نگرست ٭ رندان راز رندان

می شناسند ع رند عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار

ع رندی دہو سناکی در عہد شباب اولی

رنگ روباختہ رنگریزی میکند ٭

رنگریز بر ریش خود درماندہ ٭

رنگریزی ماہ قصب را زیان دارد ٭

روباہ را گفتند پوستین پوشی گفت آنچہ

پوشیدہ ام بین بگذارید ٭

رو بردہ بہ از پہلو ٭

ع روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم

روز نو و روزی نو ٭

روز شنبہ بجہود ارزانی ٭

ع روزی بقدر ہمت ہر کس مقررست

روستائی را عقل از پس مے آید ٭

روستائی بزبان خود گویائی ٭

روشنائی عرب از نور محمد بود نہ از

شعلۂ بولہب ٭

روندہ کسے ست کہ قدمے دارد ٭

سالک ۱۲ در راہ خدا ۱۲

روی درونگو سیاہ ٭

روی شایستہ مرہم دلہاے خستہ

رویش بہ بین و حالش مپرس ٭

روی مفلسی سیاه ٭
ع ره راست برو اگرچه دور است ٭
ع ریاضت کش ببادامی بسازد ٭
رسیمان سوخت لیکن کجی نرفت ٭

امثال زاء معجمه

زبان پاسبان سر است ٭
زبان خلق نقارهٔ خدا ٭
ع زبان سرخ سر سبز میدهد برباد ٭
زحل هندی از ترکی مریخ نترسد ٭
ع ز دریا میکشد صیاد دام آهسته آهسته
ع زدیم بر صف رندان و هرچه بادا باد
ع زر بر سر فولاد نهی نرم شود ٭
ع زر دادن و درد سر خریدن ٭
زر سفید برای روز سیاه است ٭
زر کار کند مرد لاف زند ٭
ع ز صد تیر آید یکی بر نشان ٭
ع زمانه با تو نسازد تو با زمانه بساز
زمانه سفله پرور است ٭ زده را میتوان زد
ع ز مرگ خر بود سگ را عروسی ٭

ع زمین ترکید پیدا شد سر خر ٭
زمین سخت آسمان دور ٭
ع زمین شور سنبل بر نیارد ٭
زن از غازه سرخرو شود و مرد از غزا
ه زن بد در سرای مرد نکو ٭
همدرین عالم است دوزخ او ٭
زن بیکار غیر شود یا بیمار ٭
زن جوان را تیر در پهلو نشیند به که پیر ٭
زندگی را عشق است ٭
زن مرد وش به از مرد زن وش ٭
ع زن و اژدها هر دو در خاک به ٭
زور بر خر نرسد زد به پالانش ٭
ع زور بر گاو ناله بر گردون ٭
ع زهی مراتب خوابی که به ز بیداریست
زیارت بزرگان کفارهٔ گناه ٭
ع زینهار از قرین بد زنهار ٭

امثال سین مهمله

ع سالی که نکوست از بهارش پیداست
سال گذشت حال گذشت ٭

سایه هما برای دولت و علا جو نبیده
برای وضع گرما
ع سبزه بر سنگ نروید چه کنه باران را
سخت زنی سخت خوری
سخن از سخن خیزد
سخن بد آواز گنبد است
ع سخن تا نپرسند لب بسته دار
سخن راست از دیوار هم بشنو
سخن راست تلخ می شود
سخن شنیدن نیم دولت
سخی را در هر دو عالم سر بلند
سخی و بخیل را سر سال برابر ست
سر بریده بانگ نمیکند
ع سرکه مفت از عسل شیرین تر ست
سر مار کوفته به
سرو از راستی آزاد شد
سرو بستان یاد دهانیدن
سری که بار کسی نکشد باری باشد بر گردن
سزای گرانفروش نخریدن ست

ع سطر های راست اینچنین کجی در سطر است
ع سعی بسیار کفش پاره کند
سگ از دوکان اهک گرچه خواهد برد
ع سگ اصحاف کهف روزی چند
پی نیکان گرفت مردم شد
سگ باش برادر خرد مباش
سگ بهفت دریا پاک نشود
سگ حضور به از برادر دور
سگ حق شناس به از مردم ناسپاس
سگ را بمسجد چه کار
سگ را طوق گردن دائره دولتست
سگ زرد برادر شغال
سگ میرو قلیه ترش
ع سگ گزنده همان به که آشنا باشد
ع سگی را چون کلوخی بر سر آید
ز شادی بر جهد کاین استخوان ست
ع سلام روستائی بیغرض نیست
سنگ آمد سخت آمد
سنگ زدن بر محل به که زر دادن غیر محل
سنگ سفت و کلاغ مفت

سوال دیگر جواب دیگر

سوال از آسمان جواب از ریسمان

سور از گله دور

سوز دل نوح را طوفان تواند کشت

سوزنده آتش ست که هرگز سرد نشود

سوزن عیسی را جز رشته مریم درخور نباشد

ع سوز باید مرد اگر ساز بی آهنگ هست

سیر را چه غم گرسنه

سیر نخورده ام که از بوی گندش ترسم

سیلی نقد به که حلوای نسیه

سیمرغ دیگر ست و سی مرغ دیگر

سیه دلی دوات سر قلم را سیاه کند

سیه روئی آهنگر سر خردی آهن ست

سیه روی زحل بیک دلو نتوان شست

سیاقت عطارد از روزنامه شمس

روشن شود

امثال شین معجمه

ع شاخ گل هرجا که روید هم گل ست

ع شاخی که بلند شد تبر خورد

ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

ع شاگرد رفته رفته باستاد میرسد

ع شاهان چه عجب گر بنوازند گدا را

ع شاهان کم التفات بحال گدا کنند

ع شاید که همین بیضه برآرد پر و بال عنقا کند

شب بسیار و شادی بیکار شب حامله فردا چه زاید

ع شپر گر وصل آفتاب نخواهد ؛

رونق بازار آفتاب نکاهد ؛

شپرک پروانه شمع خورشید نشود

شتر ارزان ست اگر قلاده در گردن نمیداشت

شتر اگرچه مرده بود پوستش بار دو خر ست

ع شتربان درود وانچه خربنده کشت

ع شتر در خواب بیند پنبه دانه

شتر حالم که از مردم طالع

شدنی شد و گرچه خواه شد

شراب زده را شراب دوا ست

شراب مفت قاضی هم میخورد

ع شعر را همه وقتی نبود و لایق گشتی

شرم عثمان برای ایمانست نه برای روزه

شعر فهمی عالم بالا معلوم شد

شکل درویش صورت سوال ست
ع شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام
شماتت دشمن بہ کہ سرزنش دوست
شمشیر مردان خالی نباشد
ع شمع را پشت وروغیبا شد
ع شمع را ہر چند سر برند روشن تر شود
شملہ بمقدار علم
ع شنیدہ کے بود مانند دیدہ
ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبری درکار نیست
ع شوئی زن زشت روی نابینا بہ
ع شیر قالین دگر و شیر نیستان دگر است
ع شیشۂ بشکستہ را پیوند کردن مشکل است
شیطان خانہ خود را خراب نکند

امثال صاد مہملہ

صاحب خیر داخل خیر است
صاحب غرض مجنون میباشد
صاحب کرم ہمیشہ مفلس
صباح خواستم کہ خضری بہ بینم خرسی دو چار شد
ع صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد
صبر مفتاح کار است
ع صحبت نیکان بدان را سود نیست
ع صد بار اگر توبہ شکستی باز آ
ع صدر ہر جا کہ نشیند صدر است
صد شکر کہ چقندر نبود
صدقہ دادن رد بلا
صد کلاغ را یک کلوخ بس است
صد موش را یک گربہ بسند است
صفای خانہ در آب و جاروب است
صف مغلوب را ہوئی بس است
ع صلاح کار کجا و من خراب کجا
ع صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست
صلا نشد بلا شد
صلح اول بہ از جنگ آخر
صورت ببین حالش مپرس
صورت گرگ دیدن ہم مبارک
و نہ دیدن ہم مبارک
ع صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد

امثال ضاد معجمہ

ضامن بدست کیسه ✤ ضرب ضرب اول

امثال طاء مهمله

ع طاقت مهمان نداشت خانه بمهمان گذاشت

طامع همیشه ذلیل است

طبیب مهربان از دیده بیمار می افتد ✤

طفل بمکتب نمیرود ولے برندش ✤

طفل شکیب ندارد ✤

طفلے را دامن مادر خوش بهشت ست

طفیل کدو کرم هم آب میباید ✤

طلعت زیبا به از خلعت دیبا ✤

طمع دیدهٔ هوشمند میدوزد ✤

ع طمع را سه حرفست و هر سه تهی ✤

طینت بمعنی سفالی ست بی شراب ✤

طوفان شیطان الله نگهبان ✤

امثال ظاء معجمه

ع ظاهر از شیخ و باطن از شیطان

ظاهر عنوان باطن ست ✤

ظرف شکسته صدا نمی دهد ✤

ظرفیکه سگ لیسید باستعمال نیاید ✤

ظلم ظالم باعث ویرانی اوست ✤

امثال عین مهمله

عارف بجود پر عارف ست ✤

عارف بجود غیر عارف ست ✤

عارف که نمود غیر عارف ست ✤

عاشق از پدر مهربان تر ست ✤

عاشق کور میباشد ✤

عاشقم اما ناز معشوق دارم ✤

عاشقم اما تا کنار بام ✤ عاشقی بس مشکل ست

عاشقی را زر میباید نه لاف ✤

ع عاقبت گرگ زاده گرگ شود ✤

عاقلان خوب میدانند ✤

عاقلان در پے لفظ نشوند ✤

عاقل باید که از دیگران پند گیرد ✤

عاقل دوباره فریب نمیخورد ✤

عاقل را اشاره بس ست ✤

عبارت از نظیر منیظر شود ✤

ع عجب عجب که ترا یاد دوستان آمد

ع عدو شود سبب رزق گر خدا خواهد

عذر گناه بدتر از گناه ✤

عروسی که بمن رسید شب کوتاه شد ✤

عروسیکه روی خود پس غربال پنهان کند
بمنیدنش حاجت نیست ×

ع عزت هر کس بدست آنکس ست

ع عشقبازی از مجنون یاد میباید گرفت

عشق آمدنی بود نه آموختنی

ع عشق ست و هزار بدگمانی

عشق و مشک پنهان نمی ماند

عشق و واردات

عصاے پیر بجاے پیر

عصمت بی بی از بے چادری

عطاردی باید که تاب نزدیکی آفتاب آرد

عطاے او به لقاے او بخشیدم

ع علاج واقعه پیش از وقوع باید کرد

علت برود عادت نرود

علم در سینه نه در سفینه

علم شے به از جهل شے

علم غیب خاصه خدا است

علم نجوم قیافه روزگار ست

علم و ادب بهر گدا اند نهند

عمر دراز برائی تجربه است ×× عمر سفر کوتاه

ع عمرش دراز باد که اینهم غنیمت ست

عوان عود سوز دو کنده دوزخ
شود ×

عوض دارد گله ندارد

عیان را چه بیان

عیب خود هر گز کسے نمی بیند

عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود

ع عیش را در جهان خزان دادند

امثال غین معجمه

غربت دیده مهربان میباشد

غرق شده را الفریاد چه سود

غریب کور میباشد

غریب هر دل عزیز

غضب مرد محک اوست

غلام بمال نازد و آقا بهر دو

ع غله گر ارزان شود امسال سید میشوم

غم فردا امروز نباید خورد

غم نداری بز بخر

غنچه از ترش روئی دل تنگ ماند

غنی هرچند کریم باشد سفره براه نمی اندازد

غواص بدریا چیزے دیده است که

بغور رش فرو میرود

غوره مویز میشود مویز غوره نمیشود

غول در بت خانه بند نمی شود

غیبت بدتر از زنا است

امثال فاء

ع فال نیکو بزن بهر کارے

فتراک جوانمردان وستاویز امیدست

فراخ روزی را با قحط چه کار

ع فربهی چیزے گر آماس چیزی دیگرست

فرمان بردار در آئینه روزن

فریاد شغال وبال شغال که فردا که دیده است

ع فریاد سگان کم نکند رزق گدا را

فکر زاهد دیگر وسودای عاشق دیگر

ع فکر هر کس بقدر همت اوست

فلفل را ببین که کوچک است

امثال قاف

قاضی بدو گواه راضی، قاضی برشوت راضی

ع قحبه چون پیر شود پیشه کند دلالی

قدر جوهر جوهری داند

قدر عافیت کسی داند که بمصیبتے گرفتار آید

ع قدر عیسی کجا شناسد خر

ع قدر نعمت است بعد زوال

ے قدم نامبارک ومسعود

گر بدریا رود برآرد دود

قران را از لوح زر چه زیب

قرض شوهر مرد انست

قرض که از هزار گذشت نان وگوشت باید خورد

قرض مقراض محبت ست

قسم برائی خوردن ست

ع قضائے نبشته نباید سترد

قطیفه زرین بر سر زمین

قطب از جا نجنبد

قفا زدن گردن کشان را گردن زدن ست

قفل بدریا نمیتوان زد

ع قلم اینجا رسید و سر بشکست

ع قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید
ع قناعت تونگر کند مرد را ؂
قول مردان جان دارد ؂
قہر درویش بجان درویش ؂
ع قیمت زعفران چہ داند خر ؂

امثال کاف تازی

ع کار اُستاد ر انشان دگرست ؂
کار امروز بر فردا نباید گذاشت ؂
کار بچہ خام و عقل غلام کم
کار بکثرت ست ؂
کار تقدیر بہ تدبیر راست نیاید ؂
کارد دستہ خود را نمی برد ؂ کار را کار فرما کند
کار کیک ریگ خوردن ست ؂
ع کارہا نیکو شود لیکن بصبر ؂
ع کاریکہ نہ کار تست زنہار مکن
ع کاریکہ نکو نشد نکو شد کہ نشد ؂
کاسۂ ہمسایہ دو پا دارد ؂
ع کاذب ہمہ را بہ کیش خود پندارد
کالائے بد بریش خاوندش ؂
کاہ در کاہدان نیماند ؂
کاہے بیخور دو را ہے میرود ؂
کجا آسمان کجا زمین ؂
کج نشین و راست گو ؂
کرد لی خویش آمد نی پیش
ع کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست ؂
کرمے کہ مصحف خورد از و بالش چہ غم ؂
ع کریمان دوست میدارند مہمان طفیلی را
کریم را صد دینار خرچ میشود و بخیل را ہزار
ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم
ع کس چہ داند کہ پس پردہ کہ خوب ست و کہ زشت
ع کس نخارد پشت من جز ناخن انگشت من
ع کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست ؂
ع کس نگوید کہ دوغ من ترش ست
س کس نیاموخت علم تیر از من ؂
کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد
س کس نیاید بزیر سایۂ بوم ؂
ور ہما از جہان شود معدوم ؂
کسیکہ جامہ ندارد دامن از کجا آرد ؂

کفش دوز حرام آلوده خاید و لقمهٔ پاک خورد

کفن دزد در شب از مرده ترسد و در روز
از زندگان برمد ٭

ف کلاغی تگ کبک در گوش کرد ٭
تگ خویشتن را فراموش کرد ٭ ٭

کلند چاه کن را آب دادن حاجت نیست

ع کلوخ انداز را پاداش سنگ ست
کم خرچ بالانشین ٭

ف کند همجنس با همجنس پرواز ٭
کبوتر با کبوتر باز با باز ٭ ٭

کوتاه خردمند به از نادان بلند

کور بچراغ احتیاج ندارد ٭ کور بکار خود
بینا است ٭

کور چه خواهد دو چشم ٭

کور را به تماشاے گلستان چه کار ٭

کور و نظر بازی ٭ کوری به از نادانی ٭

کوزه گر از کوزهٔ شکسته آب میخورد ٭

کوزهٔ نو دو روز آب را سرد دارد ٭

کوزه همیشه از چاه درست نه بر آید ٭

ع کوشش بیفائده است چشمه
برابروے کور ٭

کو گرد که نیافت ٭

کے آمدی و کے پیر شدی ٭

امثال کاف فارسی

گاو باشد که زبانش چرب بود ٭

گاو زال از شیر ایوان نوشیروان میترسد

ف گاه باشد که کودکے نادان
بغلط بر هدف زند تیرے ٭

ع گدا اگر تواضع کند خوی اوست ٭

گدا اگر همه عالم بدو دهند گدا است ٭

گذشت انچه گذشت گذشته را صلوات

ع گر بدولت برسی مست نگردی مردی

گربه از براے خدا موش نمیگیرد ٭

گربه کشتن روز اول ٭

ف گربهٔ مسکین اگر پر داشتے
تخم کنجشک از جهان برداشتے

ف گرچه کس بے اجل نخواهد مرد ٭
تو مرو در دهان اژدرها ٭ ٭ ٭

گرگ گلہ توتیای چشم گرگ
گردن شتر کمانیست کہ برای
قربان ساختہ
ع گردن بی طمع بلند بود
ع گر ضرورت بود روا باشد
ه گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
ع گر نبودی چوب تر فرمان نبردی گاو و خر
ع گر نمی نویسی قلمی می تراش
گریۂ گوزن بہ از خندۂ شیر
گریۂ بوقت بہ از خندۂ بیوقت
ع گفتن ہمین بس است کہ اسپ ابلق است
ه گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نشد اسرار جو
گل کاغذی از شبنم چہ کار
گل کاغذی بو نمیدہد
گلہ از دوستان خیزد
گلہ از دوستان عیب ست
گناہ کنند گاوان رئیس و بہیہ و بہ تاوان
گناہ میکنی بارے کبیرہ بکن
گناہیکہ بکفارہ نزدیک ست گناہش
نتوان گفت
گندم از جو نروید
ع گندم از گندم بروید جو ز جو
ع گواہ عاشق صادق در آستین باشد
گوسالہ بزور میخ میجہد
ع گوسالہ ما پیر شد و گاو نشد
گوشت ہر چند لاغر ست آبروی نان ست
گوش خر و دندان سگ
گوش زدہ اثرے دارد
ع گوش نامحرم نباشد جاے پیغام
سروش
گوہر در کان بقدر ست در بازار بقیمت
گویم مشکل و گر نگویم مشکل

امثال لام

ع لائق افسر نباشد ہر سرے
لذت تیشہ از کوہ کن باید پرسید
لشکری گریزد و لشکرے شیر شود

لعنت بکار شیطان ٭ لعنت بہ ہیچ است

لنگ بجز کور بجز پیر بخر

ع لنگے زیر و لنگے بالا

نے غمِ دزد و نے غمِ کالا

نور بنیہ بگاو دادن از کون خری ست

لیلی را بچشم مجنون باید دید

امثال میم

ما بخیر و شما بسلامت

ع ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

ع ما را ازین گیاہ ضعیف این گمان نبود

ع ما را چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت

ع مار گزیدہ از ریسمان مے ترسد

مار مردہ نے گزد

ع ما ز یاران چشم یاری داشتیم

خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم ٭٭

ع مالِ حرام بود بجاے حرام رفت

مالِ عرب پیش عرب ٭ مال مردہ پس مردہ

مال مفت دل بیرحم

مال نثار جانست و جان نثار آبرو

ماہی ماہی را میخورد و ماہی خور ہر دو را

ع مباش در پی آزار و ہرچہ خواہی کن

ع مبر نام فردا کہ فردا کہ دید

مثل معروف پیرایہ زبانہا

ع محتسب را درون خانہ چہ کار

ع محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

محتسب در بازار است نہ در خانہ

محمد بمعراج بلند ست نہ بعمامہ

محنت برباد گنہ لازم

محنت زدہ را از ہر طرف سنگ آید

مدعی سست گواہ چست

ع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان

ع مرا نان دہ و کفش بر سر بزن

ع مرغ بی بیار و مرغ بے بخور

ع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

ع مرد بے زر بعشیہ رنجور است

مرد بے ننگ را زنے نباشد

دفا ۱۲

مرد پا بر ہوا نہد و نامرد در ہوا

مردم زندہ دل ہرگز نمیرد

مردن بنام بہ کہ زیستن بہ ننگ

مردن ملا نفع نمیکند خو لسبت کہ بابا بمیرد

ع مردہ آنست کہ نامش بنکوئی نبرند
مردہ اگر خاک و بدبستان *
مردہ بدست زندہ
مردہ ہرچند عزیز است نگاہ نتوان داشت
ع مردیت بیازمای وانگہ زن کن
ع مردے نبود فتادہ را پای زدن
ع مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش
مرگ انبوہ جشنے دارد *
مرگ بہ از رسوائی *
مریخ نزد مشتری بسعادت خریدن نخواہد رفت
مزدور خوشدل کند کار بیش *
ع مزن فال بد کاورد حال بد *
مسلمانان در گور مسلمانی در کتاب *
مشت بستہ قفل بہشت ست
مشت در محل خود از تیغ بالاتر ست
مشت زن دیگر ست و تیغ زن دیگر
مشت ناخوردہ بشت میبازد *
مشتے نمونہ از خروارے *
مشتے کہ بعد از جنگ بیاد آید بر کلہ خود باید زد

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید
مطلب سعدی دیگر ست *
مفت را چہ گفت *
مفتی نوشت ہرچہ گفتی *
ع مقام عیش میسر نمیشود بیرنج *
مگس حرام نیست الا دل بہم میزند *
ملا منم و برادرم مے خواند *
ملخ از چراغ نگارین تر ست *
ع ملک خدا تنگ نیست پای گدا لنگ نیست
من آنم کہ من دانم *
من از ریسمان میگویم و او از آسمان
من چہ بہشم کہ برادر کلان من بہش ست
من چگویم و طنبورہ من چہ میگوید *
من زندہ جہان زندہ من مردہ جہان مردہ
موریکہ پر برآرد عمرش بآخر رسد *
موش بسوراخ نمیرفت جاروب بدست بست
موسن سوم دل کافر سنگدل *
موی را سپیدی دست ہنر ست نہ عیب
مہمان عزیز ست اما تا سہ روز *

مهمان مهمان را نتواند دید و صاحبخانه هر دو را
مهمان بیوقت بپهلوی خود میخورد
ع میراث پدر خواهی علم پدر آموز
ع میکشد زهر اگر اندک و گر بسیار ست

امثال نون

ع نابرده رنج گنج میسر نمیشود
ع ناخوانده بخانهٔ خدا نتوان رفت
نادان سخن گوید دانا قیاس کند
ع ناز بران کن که خریدار تست
ع ناسوده کجا رود که آسوده شود
ناکرده ارمان و کرده پشیمان
ناکرده کار چون کار کند خود را رسوا نماید
ع ناکس بتربیت نشود ای حکیم کس
نالهٔ آب از ناهمواری زمین ست
نام بلند به از بام بلند
ع نامرد زند همیشه لاف مردی
نام رستم به از رستم
ناموس کلان و دهش ویران
نان بده نام برآر

نان یکروزه چه بر پشت چه در شکم
ناودان کعبه میدزدی و باران رحمت طمع
ع نبرد قز نرم را تیغ تیز
ع نبود خیر در آنخانه که عصمت نبود
نخود هر آش است
ع ندهد نقد را به نسیه کسی
ع نرخ متاعی که فراوان بود
گر مثل جان بود ارزان بود ؛
نرم چوب را کرم میخورد
ع نرود میخ آهنی در سنگ
نزد آتش پرست دوزخ به از بهشت
نزدیکان بی بهره و دوران باخبر و حضور
ع نقاش نقش ثانی بهتر کشد ز اول
نقل کفر کفر نباشد نقل عیش به از عیش
ع نکوگوی گر دیر گوئی چه غم
ع نکوئی با بدان کردن چنانست
که بد کردن بجای نیک مردان
نگاه درویشان عین سوال ست
نگون شدن آسمان برای چیدن آدمیان ست

نماز ستون دین ست و قامت مرو ستون نماز
ع نماند ستمگار بد روزگار
بماند برو لعنت کردگار
نمک خوردن و نمکدان شکستن
نوش بے نیش حاصل نشود
نوکر قاضی را خطرۂ تعزیر نیست
ع نویسنده داند که در نامه چیست
نه از تو چو و نه از من نخود
ع نهان کی ماند آن رازے کز و سازند محفلها
ع نه روی رهائی نه راه گریز
نه روے ماندن نه راے رفتن
ع نه هر زن زن ست و نه هر مرد مرد
نیاز پیران حق فقیران
ع نیاید بجو باز آبی که رفت
نیستی و نابرخوردلری
ع نیش عقرب نه از پی کین ست
نیک سودا شهریک مال مردم ست
نیکو کارے نیکو در روے
نیکی برباد گنه لازم

نیکی کن و بدریا انداز
نیکی نیک را بدی بدرا
نیم حکیم خطرۂ جان و نیم ملا خلل ایمان
نیم خورده سگ هم سگ را شاید

امثال واو

واکن کیسه بخور هریسه
ع وای بران خورده که تنها خوری
ع وای بر قدر سخن گر بسخندان نرسد
ع وظیفه گر طلبی رو بهنر پرست آور
وقت از دست رفته باز بدست نیاید
وقت را بنده و ساعت را سلطان
ع وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز
ولی را ولی مے شناسد

امثال هاء هوز

هر آنکه تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بهیده بخت و خیال باطل بست
هر بهاری را خزانی و هر پرده را نوائے
هر جا که گل ست انجا خارست
هر جا که گنج ست آنجا مارست

تعصل سے لطیف سالان

هر جا که میوه خوب ست کلاغ میخورد

هر چه از آسمان آمد زمین برداشت

هر چه از دزد ماند رمال برد

ع هر چه از دوست میرسد نیکوست

ع هر چه استاد ازل گفت همان میگویم

ع هر چه آن خسرو کند شیرین بود

ع هر چه باداباد ما کشتی در آب انداختیم

هر چه باد آورد باد برد

هر چه بقامت کهتر بقیمت بهتر

هر چه بیند از خود بیند

ع هر چه خدا خواست همان میشود

ع هر چه دانا کند کند نادان

لیک بعد از خرابی بصره

هر چه در بند آنی بنده آنی

هر چه در دل فرود آید در دیده نکو نماید

هر چه در دیگ ست بچمچه مے آید

هر چه دیر نپاید دل بستگی را نشاید

ع هر چیز که در کان نمک رفت نمک شد

هر خرے که باشد پالان ما ببرد

هر درونے را دوائے است

ع هر روز عید نیست که حلوا خورد کسی

هر روز گاو نخواهد مرد که کوفته ارزان شود

هر زمینے را خاصیتے بود

ع هر سخن وقتے و هر نکته مقامے دارد

هر سگے که عوعو کند در کوچه خود شیر غرّ است

هر شبے را روزے در پے ست

ع هر عیب که سلطان بپسندد هنر ست

هر فرعونے را موسائے

هر کارے و هر مردے

ع هر کجا چشمه بود شیرین *

مردم و مرغ و مور گرد آیند

هر کرا دل زنده است نفس نازنده

هر کرا زبان شیرین است سزاوار

تحسین و آفرین ست

ع هر کرا صبر نیست حکمت نیست

هر کرا طاؤس باید قصه هندوستان کند

هر گروه را جزائے است

ع هر کس بخیال خویش خبطے دارد

ہرکس را فرزند خود بجمال نماید و عقل خود بہ کمال

ع ہر کسے را بہر کارے ساختند

ع ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند

ہر گندہ خوری راگندہ بزی

ہر گہ کہ خر کباب شود شغال سلبت سنج کند

ہر کمالے را زوالے

ہر کہ آب دہن ندارد لب خشک ماند

ہر کہ آتش مزاج باشد بے آب زید

ع ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت

ہر کہ از خدا نترسد از وے باید ترسید

ع ہر کہ از دیدہ دور از دل دور

ع ہر کہ با بدان نشیند نیکی نہ بیند

ہر کہ باد در سر دارد سر بباد دارد

ع ہر کہ با نوح نشیند چہ غم از طوفانش

ہر کہ بر کژدم دست شفقت فرو آرد سزا بیند

ہر کہ بے یار بود پیوستہ بیمار بود

ہر کہ خانۂ مردم بکاود خاک بر سرش افتد

ہر کہ خود را بیند خدا را نہ بیند

ہر کہ خیانت ورزد دستش در حساب بلرزد

ہر کہ در جنگ پشت نماید رو نتوان نمود

ے ہر کہ عیب دگران پیش تو آورد و شمرد
بیگمان عیب تو پیش دگران خواہد برد

ہر کہ مال نخورد پشیمانی خورد

ہر کہ مال ندارد یار ندارد

ہر کہ مشت نخورد مشت خویش مے نازد

ع ہر مس کہ بکیمیا رسد زر گردد

ہر ملکے و ہر رسمے۔

ہر نشیبے را فرازی، ہر نبردے را شکستہ

ہزار جواب یک خموشی

ہمت کارہا دارد، ہمت مردان مدد خدائے

ہم ثواب و ہم خرما، ہم رنگ ضرر ندارد

ع ہمرہ اگر شتاب رود ہمرہ تو نیست

ہمسایہ بد خار در پہلو

ع ہمسایہ بد مباد کس را

ہم فال و ہم تماشا

ع ہم مال بدست آید و ہم یار نرنجد

ہمہ پلیدیہا از آب شویند و پلیدی آب از چیزے شستہ نشود ؞

ع ہمیشہ در صدف گوہر نباشد

ہمین کہ گرم رفتن شدم تا شیر از نمی ایستیم

ہنر در بر ہنیر خرد ہنوز دہلی دور ست

ہنوز مسجدی ساختہ نشدکہ کوری بر درش نشست

ہنوز ہمون آش در کاسہ

ہیچ کارہ و ہمہ کارہ۔

امثال یار تحتانی

یا باین شوراشوری یا باین بے نمکی

یار باقی صحبت باقی

ع یار بد از مار بد بد تر بود

یار زندہ بہ از شوہر مردہ

یار شاطرم نہ بار خاطرم

یار غاری باید کہ زخم ماری کشد

ع یار من نیکواست اما رسم و آئینش بد ست

یک انار صد بیمار

یک انگور صد زنبور

یک آہو و صد سگ

یک بام و دو ہوا

یک توبہ صد گناہ را کافی

یک تیر و دو نشانہ

یک حمایت بصد شکایت

ع یک دانہ محبت است باقی ہمہ کاہ

یک در گیر و محکم گیر

یک دہ آباد بہ کہ صد دہ ویران

یک رعایت قاضی بہ از ہزار گواہ

یک سر ہزار سودا

یک سنگ و دو کلاغ

یک گز دو فاختہ

یک لقمہ پگاہ نہ صد لقمہ بیگاہ

یک لقمہ صباحی بہ از مرغ و ماہی

یک لقمہ صبح نہ دہ لقمۂ شام

یک مرغ دو جا کباب نمیشود

یکمن علم راده من عقل میباید

یک مویز و صد قلندر

یک نشد دو نشد

یک نظر دیدن حلال ست

یک نظری خوش گذرے

یک یوسف ہزار خریدار

یکی آمد یکی رفت کجا سلیمان کجا تخت
یکی از بام افتاد و گردن دیگی شکست
ع یکی بر صد آید نه صد بر یکی
یکی حرام دوم شلغم
یکی راگیرد دیگرے را دوعوئی
ع یکی است جان دو رو صد ہزار

تیر نگ ست ٭
ع یکی کردہ بی آبروی بے
چه غم وار واز آبروئی کسے
یکی گریزد دیگر شیر شود
یکی نقصان مایه دیگر شماتت ہمسایه
ع یکی ہمیرود و دیگری ہمی آید

باب ششم

تشبیہات و مناسبات اور استعارہ و مبالغات اور معنی شعر و ابتدائی شعر گوئی اور چند شعرا کے بیان مین

تشبیہات تشبیہ ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی صفت مین مانند کرنیکو کہتی ہین خواہ مذکور ہو یا نہو پس جس شی کو مانند کرین اسکو مشبہ اور جسکی ساتھ تشبیہ دین اسے مشبہ بہ کہتے ہین اور ان دونو نکو طرفین تشبیہ بھی کہتے ہین اور اوس صفت کو وجہ شبہ اور جو حرف اسپر دلالت کرے اوسی حرف تشبیہ کہتے ہین اور یہہ چارون ارکان تشبیہ کہلاتی ہین اور تشبیہ کیواسطے مشبہ اور مشبہ بہ مین مغائرت یعنی غیر جنسیت لازم ہی اور تشبیہ ادنی کی اعلے کے ساتھہ اور ایسے ہی اعلیٰ کے ادنے کے ساتھہ درست ہی بعد اس تمہید کے تشبیہات اعضا اور اخلاق وغیرہ کہ اکثر امتحان مین طلبا سی پوچھا کرتے ہین لکھی جاتی ہین

تشبیہ قامت سرو و صنوبر و شمشاد سرو آزاد سرو ناز سرو سہی طوبے شاخ طوبے شاخ گل قیامت نخل نہال تیر ۔

تشبیہ خرام بہار برق نسیم صبح نسیم سحر فقط نسیم باد صبا شمیم گل نرمی رفتار آب -

تشبیہ موی سر شب نیم شب شب دیجور شب یلدا ظلمات مشک عنبر دام شام دام مشکین ابر سیاہ

تشبیہ فرق راہ ظلمات خط استوا خط کہکشان برق درخشان تیغ خط سحر

تشبیہ زلف سنبل دستہ سنبل ریحان دستہ ریحان کمند زنجیر طناب مار مشک شام شب عمر دراز حبش تازیانہ عقرب عنبر سارا رشتہ رسن دود لام میم چوگان چلیپا ابر سیاہ قلاب دام پا بدام ہند ہندو کافر خطا ختن تاتار چین * تشبیہ کاکل وگیسو کی بھی مثل تشبیہ زلف ہی

تشبیہ رخ ماہ آفتاب شمع چراغ کعبہ مصحف گل شعلہ مشعل شعلۂ طور تجلی طور لالہ ارغوان صبح روز گلستان گلشن گلزار چمن بہشت باغ ارم

تشبیہ خال ہندو زنگی بچہ حبشی زادہ مشکدانہ دانہ اسپند نقطہ سویدا مردمک حجر الاسود تخم سپند

تشبیہ جبین آئینہ لوح سیمین لوح محفوظ ماہ ہلال بدر ماہ نو خورشید زہرہ مشتری سہیل تشبیہ چین پیشانی تیغ رگ گل موج

تشبیہ ابرو موج محراب ہلال کمان قوس قزح ذوالفقار شمشیر خنجر حلقہ کمند طاق کلید ہلال عید نون خط نسخ

تشبیہ چشم بادام نرگس ترک ہندو زہرہ بابل ہاروت سامری ساحر جلوہ گر فسونگر جام ساغر آہو غزال روزگار حرف صاد حرف عین *